

الفضل

جلد ۱۴، ۳، ۳۵، ۱۳، ۳ مارچ ۱۹۵۶ء، نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صحت کے متعلق اطلاع

۲۲ مارچ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کل ماہ سے بحیرت واپس تشریف لائے۔ الحمد للہ - آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت اچھی ہے"

اجاب حضور کی صحت و سلامتی اوردعا از مہم کے لئے التزم سے دعا ہے جاری رکھیں :

حضرت یزید امہ الخلیفۃ یحییٰ صاحبنا سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت

۲۲ مارچ - حضرت سیدہ امہ الخلیفۃ یحییٰ صاحبہا سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب لاہور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

"رات بےغضب آرام سے گزری۔ طاقت بحال ہو رہی ہے۔ الحمد للہ"

اجاب التزم سے دعا ہے جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میرہ بخونہ کو صحت کا عطا فرمائے آمین

اجاب احمدیہ

۲۲ مارچ - محترم بزرگوار حضرت مولانا جلال الدین صاحب تشریف لائے۔ آپ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے ہے۔

حضرت یزید امہ صاحبہ رحمہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے صحت کے متعلق حکوم سبزواری کے ذریعہ اطلاع فرماتے ہیں کہ رات کو بخیر اور طبیعت قابل خواب ہے۔ اجابت اللہ تعالیٰ کے لئے دعا فرمائیں :-

پاکستان کے بحری بیڑے کو غنیمت و سعیت دی جائیگی

سچا رتباہ کن جہاز اور ایک کروزر حاصل کرنے کے متعلق برطانیہ سے سمجھوتہ ہو گیا

۲۲ مارچ - بحری فوج کے کمانڈر انچیف ریڈ ایڈمرل چودھری نے کل بحری فوج کے ایک توہینت ادارے میں پانگ آڈٹ سیڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا کہ پاکستان کے بحری بیڑے کو غنیمت و سعیت دی جائیگی۔ انہوں نے کہا حکومت برطانیہ سے ایک سمجھوتہ کے تحت مزید چار تباہ کن جہاز اور ایک کروزر حاصل کیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا بحری فوج کی ایک اہم حصہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو بحری فوج کو اپنے ترقی میں مدد دینے کی خواہش کرنی چاہیے۔ اس موقعہ پر ترقی اور اس کے مختلف شعبوں سے کارکنوں کا مظاہرہ کیا۔

برطانیہ ڈیورنڈ لائن کے مشرقی علاقہ پر پاکستان کے اقتدار کو پوری طرح تسلیم کرتا ہے۔

دارالعوام میں برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن کا بیان

لندن ۲۲ مارچ - رات دارالعوام میں برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ڈیورنڈ لائن کے مشرقی علاقے پر پاکستان کے اقتدار کو برطانیہ پوری طرح تسلیم کرتا ہے۔ اور ڈیورنڈ لائن کو پاکستان اور افغانستان کے امین درمیان سرحد مانتا ہے۔ برطانیہ کو یقین ہے۔ کہ ان دونوں ملکوں کے تمام تنازعات پر امن طریقے سے حل ہو سکتے ہیں۔ اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ یہ امر یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ افغانستان کے ساتھ اپنے تمام تنازعات پر امن طریقے سے ہی حل کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے صورت حال کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تقسیم برصغیر کے وقت شمال مغرب میں سرحدی علاقوں کے عوام نے پاکستان کے ہی حق میں رائے دی تھی۔ اس لئے تقسیم کے بعد یہ سارے علاقے قدرتی طور پر پاکستان میں ہی شامل کر دیئے گئے۔ اس لئے برطانیہ ان علاقوں پر پاکستان کے اقتدار کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اس میں پاکستان کو برطانیہ کی حمایت حاصل ہے۔ مخالفت پارٹی کے لیڈر سسر گیسٹ کی صفحہ چارہ میں واضح طور پر اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ سب باریک بینی سے پوری پوری تائید کرتا ہے۔

بہتر برطانوی چودھری نے انہماک تقسیم کئے :-

پاکستان اور روس کے درمیان تعاون بڑھانے کے امکانات

کراچی ۲۲ مارچ - نامزد روسی سفیر نے پاکستان کے کھلم کھلا پاکستان اور روس کے درمیان اتحادی - فنی اور ثقافتی تعاون کو بڑھانے کے اچھے امکانات میں۔ ان امکانات کی وہ سے باہمی تعلقات کو بڑھانے اور انہیں مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔ پاکستان میں میری کوششیں انہی مقاصد کے حصول کے لئے وقت دینے کی ہیں۔ پاکستان کے لوگوں کی ترقی اور خوشحالی کا خواہاں ہوں۔

محرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی علالت

محرم مولانا جلال الدین صاحب شمس چند دنوں سے صاحب فرانس ہیں۔ بڑا بڑا بیمار ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ کیڑوں سے ہے۔ اور یہ کہ آپ کو کوئی ایسا ٹیکہ لگنا چاہیے۔ اجاب ورد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم شمس صاحب کو صحت کاملہ عاقلہ عطا فرمائے آمین

تعلیم الاسلام کالج یمن کے سالانہ تقریر کی مقابلیے

۲۲ مارچ - کل تعلیم الاسلام کالج یمن کے سالانہ انگریزی مقابلے ہوئے۔ جس میں اس وقت ۱۵۰ طلبہ کے لئے بہترین مقرر کا انتخاب کیا گیا۔ مقدمے میں طلبہ نے حد لیا۔ بیچ صاحبان کے فیصلہ کے مطابق مشرف سعید صاحب نے سالانہ مقابلے کو سرفراز کیا۔ انگریزی کا بہترین مقرر دیا گیا مشرف سعید صاحب کو دوم اور مشرف نور حسین سوم رہے :- (امد بخوار)

اختجاج

شاہد کسی ملک میں کسی شخص کے دودھ کے متعلق اس کے باشندوں کے ساتھ ہونے والا نزاع اور احتجاج کبھی نہیں کیا۔ جتنا کہ لارڈ مونت بیٹن کے خلاف پاکستان کے ہر طبقہ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ پاکستانیوں کو یہ یقین ہے کہ تقسیم کے وقت لارڈ مونت بیٹن کا رویہ مسلمانوں اور پاکستان کے سمت خلاف تھا۔ اور مسلمانوں نے اس کو بری طرح محسوس کیا ہے۔ اور سارا یقین ہے کہ پاکستانیوں کا یہ احساس محسوس تاریخی حقائق پر قائم ہے۔ جن کو عسلی یا نہیں جا سکتا۔

پہلے یہ خبر آئی تھی کہ لارڈ مونت بیٹن پاکستان نہیں آ رہا۔ اور اس کی جگہ کسی اور شخص کو شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن اب یہ خبر زور سے اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہ آ رہا ہے۔ اور پاکستان کی حکومت کا اہتمام ہو گا۔ جہاں تک پاکستانیوں کے ان کے خلاف جذبات کا تعلق ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کئی دہائیوں سے صحیح میں اس صورت میں خود برطانیہ اور حکومت پاکستان کا فریضہ ہے کہ وہ ایسے شخص کی بیاد آئے منسوخ کر دیں۔

یہ احتجاج جیسا کہ انجینئرز اور کراچی کے سیریم کونسل کے بارے میں اس کے وزیر اعظم برطانیہ کو لارڈ مونت بیٹن کے خلاف احتجاج کے متعلق بھیجا ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ یہ توئی احتجاج برطانوی عوام کے خلاف نہیں۔ بلکہ ایک فرد لارڈ مونت بیٹن کے خلاف ہے۔ یہ یورٹینز نہایت معقول ہے۔ اور اس پر برطانیہ کو شکایت نہیں ہونی چاہیے۔ اور اس سے برطانیہ اور پاکستان کے تعلقات پر کسی قسم کا اثر پڑ سکتا ہے۔ نہ پاکستانی حکومت کا اپنے شہریوں کی اس خواہش پر برطانیہ سے یہ کہنے سے کہ مونت بیٹن کا دورہ منسوخ کیا جائے کوئی حرج ہے۔ اس لئے نہیں یقین ہے کہ حکومت پاکستان اپنے شہریوں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس معاملہ میں صحیح اقدام کرے گی۔ اور مونت بیٹن کے دورہ پاکستان کو منسوخ کرنے کے لئے برطانیہ سے کہنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریگی۔

قرآن کریم کی ایک طباعت

حکومت مغربی پاکستان نے قرآن پاک کی

طباعت پر بائندیاں لگانے کے لئے ایک تجویز کا اعلان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ حکومت چند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو قرآن مجید کے سرکاری ایڈیشن کی طباعت کی نگرانی کریگی۔ اس تجویز میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کی طباعت پر کنٹرول کیا جائے۔

جہاں تک قرآن کریم کی سرکاری ایڈیشن شائع کرنے کا تعلق ہے۔ بظاہر اس پر اعتراض کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن کوئی ایسی پابندی جس سے دوسرے لوگوں یا فریضوں کو قرآن پاک کی طباعت سے باز رکھنا عسلی نظر ہو۔ اس سے بڑھ کر خطرناک عملی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کی طباعت میں اکثر نہایت احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی غلطی یا غلطیاں رہ بھی جاتی ہیں۔ تو اس کا قرآن کریم کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ہر ملک میں بہت سے حفاظ قرآن کریم موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک قرآن مجید کے متن میں زبردستی کوئی ایک نقطہ کا بھی فرق نہیں پڑا۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ حکومت کا اصل مقصد ہے قرآن مجید کا شائع کرنا بجائے خود ایک ستمس قدرام ہے۔ لیکن اس کی طباعت پر کوئی دیگر پابندی اس کی اشاعت اور ترویج میں ایک ایسی رکاوٹ پیدا کر دیگی۔ جس کی وجہ سے اسلام کے پھیلاؤ میں سخت نقصان کا احتمال ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ علاقے کراچ اور دیگر عوام حکومت کی اس تجویز کے اس حصہ کی پر زور مخالفت کریں گے۔ جو عام طباعت پر بائندیاں لگانے کے متعلق ہے۔ جیسا کہ مجلس تحفظ اسلام کے نائب صدر جناب ابوالوحید عبدالحمید خادم نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک بیان میں حکومت مغربی پاکستان کے اس مجوزہ اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔ کہ قرآن مجید کی طباعت پر کنٹرول عائد کیا جائے اور حکومت کے ہی حضور یوں مریوں کا ایک بورڈ بنا کر عوام پر مسلط کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ اقدام بالکل ایسی نوعیت کا ہے۔ جیسے حکومت نے غلط سسر بورڈ اور قبیلہ نصاب کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر رکھی ہے جس سے بعض ناشرین کیسے کو مصلحت ہو

تحریک جلد کے مالی سال کی پہلی ماہی میں کم وصولی ہوئی

پاکستان کی تمام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز سیکرٹریاں تحریک جلد کی توجہ اس امر کی طرف منطقت کی جاتی ہے۔ کہ دفتر اول سال ۱۹۵۶ء اور دفتر دوم سال ۱۹۵۷ء کے تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اور اب تو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جس کی لحاظ سے آج تک دونوں دفینوں کی مجموعی آمدنی چوراسی ہزار روپیہ وصولی ہوئی ہے۔ مگر یہ صرف تریس ہزار روپیہ اوسط سے ملنا اکتیس ہزار روپیہ کم۔ یعنی اوسط کا ۳۰ فی صد۔ حالانکہ اس سہ ماہی میں ان مجاہدین کے عطیہ بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے اہتمام کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ تک اپنے وعدے کوئی عداد کر دیئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدریجی وصولی اوسط ماہوار سے بہت کم ہو رہی ہے۔

۲) امراء و صدر صاحبان جنہیں حضرت امیر المؤمنین امیرہ (رضی اللہ عنہا) نے چندہ تحریک کی وصولی کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اور سکرٹریاں تحریک جلد جو خالصتہً اسی کام کے لئے مقرر ہیں۔ مہربانی فرما کر وصولی کی طرف اپنی خاص توجہ دیں۔ کیونکہ شروع سال ہی اگر کمی کو ملاحظہ فرمادہ گیا۔ تو بعد میں بھٹ سا پورا کا نشانہ سے مشکل تر ہوتا چلا جائے گا۔ اور وعدہ کنندگان کی ماہوار ادائیگی کی تدریجی رقم جو اس وقت نسبتاً ہلکی ہے۔ وہ بعض مہینوں میں عدم ادائیگی اور بعض میں کم ادائیگی کی وجہ سے لازماً بھاری سے بھاری ہوتی چلی جائیگی۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ وصولی کی طرف نہایت فکر کے ساتھ تمام توجہ دلا جائے۔

۳) خدام الاحمدیہ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خیرات کے تحت ایک جلد کے کام سپاہی قرار دیا ہے۔ وکالت ہذا کے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ کہ وہ خود میدان میں آکر اشاعت اسلام کے لئے مسجودہ کی کو دور کرنے بلکہ وصولی کی اوسط کو بڑھانے کے لئے اپنی عملی خدمات امراء و صدر صاحبان کے سامنے پیش کر دیں۔ اسلام کے خالص میدان میں بھی کام کریں۔ وہ منظر و تصور لوٹتے ہیں۔ اللہم انصر من نصرہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم۔ آمین ثم آمین۔ خدا تعالیٰ اسے کثرت و کثرت کے موقور وکالت مال حضرت احمد کو یہ رپورٹ کرنے کے قابل ہو۔ کہ چندہ تحریک جلد کی وصولی اوسط کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ (ریگولر المال تحریک جلد)

ہفت روزہ "المصلح" کراچی کے خریدار متوجہ ہوں

ہفت روزہ "المصلح" اب باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ تازہ شمارا خریدار حضرت کو ارسال کیا جا چکا ہے۔ المصلح کے تمام وہ خریدار جن کے چندہ جات ابھی ہمارے ذمہ ہیں۔ اگر ان کو پیرہ وقت پر اور باقاعدہ نہ مل رہا ہو۔ تو مہربانی کر کے ہمیں مطلع فرماویں۔ نیز المصلح کا تازہ شمارہ (نمبر ۶) ان احباب کی خدمت میں بھی ارسال کیا جا چکا ہے۔ جو المصلح کے پہلے خریدار تھے۔ لیکن اب ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی حسب سابق المصلح کی مستقل سرپرستی و اعانت فرمایں۔ المصلح کا سالانہ چندہ آٹھ روپے۔ اور ششماہی ساڑھے چار روپے ہے۔

دیگر ہفت روزہ "المصلح" ۳ سیکڑین لین کراچی

خدام بھائی متوجہ ہوں

وہ خدام جنہیں جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقع پر مہتمم ذمہ دانت و صحت جسمانی نے خدام الاحمدیہ مرکز یر کے زیر انتظام قائم کردہ روٹنگ کلب کے لئے عطیہ جمع کرنے کی فرض سے رسید کی دی تھیں۔ ان کی خدمت میں بطور یاد دہانی تحریک کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بطور عطیہ جمع کردہ رقم مہ رسید یک جلد سے جلد دفتر مرکز میں بھیجا دیں۔ تا اس رقم کو مصرف میں لاکر فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جزا الم اللہ احسن الجزا۔ (مہتمم ذمہ دانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکز یر)

م قسم کی رضویں سے کہ اپنی مرضی کی کتابیں منظور کرا لیتے ہیں۔

آپ نے ملک کے مقتدر علماء سے اپیل کی ہے کہ "وہ حکومت کو آگاہ کریں۔ کہ اس قسم کی تجاویز مخالفت فی الدین کے مترادف ہیں۔ جنہیں کوئی مسلمان ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔" (روزانہ پاکستان ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

یہ شک حکومت کا ایسا اقدام تمام ناشرین کے نقطہ نظر سے ان کے حقوق پر ایک مزید ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر جو خطرہ ہے۔ وہ قرآن کریم کی اشاعت کو محدود اور مسدود کرنا ہے۔ جس سے براہ راست اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر نہایت اثر پڑے گا۔

ایک موضع اکبرین کے تمام باشندے احرار
میلین کی کوششوں سے پھر ملتے جوشان
اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔

دکٹیری میگزین کے جون سکنٹ
ہندو اخبارات کی رائے
۱۳۱۱ء اب جماعت احمدیہ کا قیام نے
اپنے اس راج اور یکم اپریل کے خاص
اعلاموں کی بصورت ریزویشن اس امر کا
تہیہ کر لیا ہے۔ کہ جماعت کی ساری کوشش اور
توجیہ دوسرے کاموں سے ہٹا کر فتنہ ارتداد
کے اندر ہی لگا دینی چاہیے۔ چنانچہ اس
جماعت کے چھٹے لوگ اس وقت تک اطلاع
اگرہ مستقر میں جا چکے ہیں۔ ان کے علاوہ
اب اولرک بھی بڑی بڑی تیار دیوں کے
ساتھ آئے ہیں۔

د آریہ سماج کا آگے آ رہے مٹرکا ۲۶ اپریل سکنٹ
۱۴ "جب سے ملکانہ راجپوتوں کی شدھی
کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ احمدیہ جماعت نے
بڑھے زور و شور سے ہندوؤں کے برخلاف
یہاں میں چرچا شروع کر دیا ہے۔ اور جگہ جگہ
ہندوؤں کے مقابلہ میں اپنے مذہب کا پرچار
کرتے ہیں۔" د آریہ سماج اخبار مذہب نر تپا
۱۹۱۱ء سکنٹ

و جماعت احمدیہ جس (بیتار اور دوسرے
تیلے اشاعت اسلام کی کوشش کرتی ہے۔
وہ اس زمانہ میں دوسری جماعتوں میں نظر نہیں
آتی۔" مشرقی ۵ مارچ سکنٹ

اتحاد اسلامی اور جماعت احمدیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ اعتقاد
اور فرہمی اختلافات کے باوجود مشترک
معاذات کی خاطر مسلمانوں میں زیادہ سے
زیادہ اتحاد و اتفاق کی دعوت پیدا ہو۔
اور جو بھی اسلام کی حفاظت یا مسلمانوں
کے مجموعی مفاد کا سوال پیدا ہو۔ تمام
اسلامی فرہمے اور جماعتیں ذاتی انفرادی
اندو اور کو نظر انداز کر کے متحد ہو جائیں۔
چنانچہ شد علی کی تقریک کے زمانہ میں ہی
جب آپ نے محمول کیا کہ مسلمانوں کا باہمی
اتحاد قوم کو نقصان پہنچائے گا۔ تو
آپ نے تمام فرقوں کو دعوت اتحاد دینے
ہوئے ان سے یہ دروہندانہ اپیل کی کہ
"ہر فرقہ جو ایک دوسرے کو تکا فر
سمجھتا ہے۔ وہ مشتق ہو جائے۔"
اور سمجھ لے۔ کہ آج ہمیں اتفاق اور
صلح کی اسلام اور حضرت کی
حیثیت کے لئے بھری ضرورت ہے۔

اور اس کو سمجھتے ہوئے وہ یہ عہد
کر لے۔ کہ جی اس روز تک دم نہ
لوں گا۔ جب تک کہ اس میں اتفاق نہ
ہو جائے۔ تا اس اتحاد سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کو
تادم کی جائے۔"

والفضل ۷ جون سکنٹ

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جہاں تمام
اسلامی فرقوں سے متحد ہونے کی اپیل
کی۔ وہاں سب سے پہلے خود اس پر عمل کرنے
دکھایا اور اپنی جماعت کو یہ حکم دیا۔ کہ
وہ باقی مسلمانوں سے اپنے تمام اختلافات
کو نظر انداز کرنے ان کے ساتھ مل کر کام
کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یہی نہیں۔ بلکہ
اگر کوئی مسلمان اختلافی امور کو چھوڑے
بھی حتیٰ کہ احمدیوں سے بدزبانی پر بھی
اتر آئے۔ تو بھی اسے کلیتہً نظر انداز
کر دیا جائے۔ تاکہ دشمنان اسلام ہمارے
اس اختلاف سے فائدہ نہ لے سکیں۔
چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو مخاطب
کر کے فرمایا :-

" میں اپنی جماعت کے دوستوں
کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ چھوٹے
چھوٹے اختلافات کو مٹا کر سب سے
ملنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر کوئی
سکا لیاں بھی دیتا ہو۔ تب بھی اس کی
مدد کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور اسے

کہو اس وقت ہم اسلام کو بچانے
کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کا
جواب دینے کی ہمیں فرصت نہیں ہے۔
اس طرح خواہ کوئی تمہارا کتا بھی دشمن
ہو۔ اس کی دشمنی کو نظر انداز کر دو
اگر کوئی گالی دے۔ تو تم اسے دعا
دو۔ اگر کوئی تمہیں تعظیم مارے۔ تو اس
کا بوجھ اٹھا لو۔ تا تم میں یہ تبدیلی دیکھ
کر اس میں بھی تبدیلی پیدا ہو۔ اور وہ
بھی اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہو جائے۔
اگر تم یہ نمونہ دکھاؤ گے۔ تو دوسروں
میں بھی ضرورتاً تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔
اور مسلمانوں میں وہ بڑے نظر آنے لگیں۔
جو زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے دیکھ کر
دشمن مایوس ہو جائے گا۔ اور اپنی ناکامی
نامرادگی اپنی ذلت اور شکست آپ کی آنکھوں

سے دیکھ لینگا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ
اوم کا جھنڈا لہکے ہی کاڑے۔ اسلام
کا جھنڈا ساری دنیا میں کاڑا جائے گا۔
... پس آج سے اپنے چھوٹے چھوٹے
اختلاف مٹا دو۔ اور مشفقہ اور متحہ
دشمن کا مقابلہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں
کی مدد کرے۔" والفضل ۲۰ جون سکنٹ

مذہب بالا تو اسے کا ایک ایک لفظ بتا رہا
ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
کے دردمندوں میں مسلمانوں کے درمیان اتفاق و
اتحاد پیدا کرنے کی کتنی زبردست خواہش اور
ترہیب ہے۔ اور کس طرح آپ اس اتحاد کے قیام

کراچی میں یوم مصلح نمود کی تقریب کا مہیا جلسہ

حضرت امام جماعت احمدیہ خدمت اسلام کے شاندار کارناموں کا تذکرہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۱ء کو کراچی میں شام

کراچی میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ
مصلح نمود منعقد ہوا۔ صدارت مقامی مجلس
انصار اللہ کے رئیس اعلیٰ اور کراچی یونیورسٹی
کے شعبہ نفسیات کے صدر جناب پروفیسر
قاضی محمد اسلم صاحب نے فرمائی۔ اس موقع
پر متعدد مقررین نے مصلح نمود کی پیشگوئی
کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور
حضرت مصلح نمود ایدہ اللہ تعالیٰ سہمہ اللہ
کے عظیم الشان کارناموں کو بیان کر کے
حضور اور کفر خراج عقیدت پیش کیا۔ جلسہ
کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور حضرت
سیح موجود علیہ السلام کی مشہور دعائیہ
نظم "محمود کی آمین" سے ہوا۔ صدر جلسہ کرمی
تافہی محمد اسلم صاحب نے اپنی انصافی تقریر
میں جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت کا
ذکر کر کے مختصراً اس پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ کی معنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت تدریہ
اور حضرت سیح موجود علیہ السلام کی دعا کی
قبولیت کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیا۔
مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے پیشگوئی
کا پس منظر بیان کرتے ہوئے پیشگوئی کے
الہامی الفاظ پڑھ کر سندے اپنے لہجہ کا یہ
تقریب صرف جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے
ہی درست و خوشی کا باعث نہیں۔ بلکہ یقیناً
ہر اس شخص کے لئے فخر کا موجب ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
کی زندگی اور تدارقہ توفیق مستی اور سرور کا ثمرات
خیر و بھلائیات سے محروم ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عظیم الشان اور بے مثال قوت تدریہ
اور دین اسلام کی سہگیری کو ہمیں کربہ
اور چاہئے۔ کہ ان صدقوں کے مدافع
ہونے کے لئے دنیا کو ہر زمانے میں تازہ بنانا
نشان بھی ملتے رہیں۔

مکرم بابو ابوالدود صاحب نے اپنی تقریر میں
حضرت سیدنا مصلح نمود ایدہ اللہ تعالیٰ
منبرہ اللہیز کے ان کارناموں پر تفصیل
سے روشنی ڈالی۔ جو ہر منبر ہند و پاکستان
کے جمہور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خصوصاً
آپ نے سر انجام دیئے ہیں۔ مسائل میں بھی ان کی
قابل قدر رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے خصوصاً
کشمری عوام کی جدوجہد آزادی میں حضور کی
گہری دلچسپی۔ کشمیر کیٹی کی صدارت۔ بہرہ
پلورٹ پر تبصرہ۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں
کے حقوق کا برداشت و دفاع۔ پاکستان کا
حصول اور اس کے بعد اس کے استھکام کے لئے

اپنی تقریر کے آخر پر آپ نے ایک بار پھر
اس مقدس پیشگوئی کے الہامی الفاظ احباب کی
خدمت میں پیش کیے۔ اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ
تعالیٰ کا وہ حلفی بیان بھی پڑھا۔ جس میں
حضور نے اللہ تعالیٰ آپ سے حکم پا کر اپنے مصلح نمود
ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ کی تقریر کے
بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس مبارک موقع پر جماعت احمدیہ کراچی
کی طرف سے احمدیہ ٹالی میں جہاں یہ جلسہ
ہوا تھا۔ اعلیٰ پیمانہ پر چراغی کا اہتمام
کیا گیا۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کراچی کے
علاوہ غیر از جماعت بھی کثیر تعداد میں موجود تھے
(باقی صفحہ ۸ پر)

زراعت اور اس کے موجودہ تقاضے

(از رشید الدین صاحب متعلم جامعۃ المشرین دہلی)

۱۹۲۹ء

ان دنوں نے اپنی لود پائش کے سبب سے پہلے جس پیشہ کی طرف رجوع کیا۔ وہ زراعت تھا۔ ذراعت کرنے کے طرز میں مختلف زمانوں میں بدلتے اور نئے اور نئے ترقی کرنے میں۔ پہلے و قزاقی میں چونکہ آبادی تھوڑی تھی۔ اور قابل کاشت زمین بہت زیادہ تھی۔ اسلئے آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اوسط پیداوار کو بڑھانے کی زیادہ فکر دامن گیر نہ ہوئی۔ کیونکہ اس وقت مزدورت کے مطابق اجناس کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے وسیع رقبہ زیر کاشت لایا جا سکتا تھا۔ تاہم انسانی باغ سرد زمانہ کے ساتھ ساتھ حتی المقدور اوسط پیداوار کو زیادہ کرنے کے لئے تدبیریں سوچنا پڑی۔ اور ان پر عمل کرنا پڑا۔ تاکہ مسلمانوں کے دور میں اس پیشہ نے ایک علم کی صورت اختیار کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیشہ کی مزدورت اور اہمیت کو محسوس کیا۔ اور مسلمانوں کو اس وقت تک کہ ان کی زمینیں خالی رہیں۔ چنانچہ آپ زراعت میں اطلبوا الرزق فی جنایا الارض نماز کی ایک حدیث ہے۔ جہاں مسلم بیغرس غرسا اور یزدع ذراعا فیما کل منه طیرا و انسانا۔ اذہا بہیمۃ الا کانت لہ بہ صدقۃ۔ یعنی جب کوئی مسلمان زراعت کرتا ہے۔ یا کھیتی کرتا ہے۔ اور اس سے پرندہ انسان یا حیوان خود کھانے حاصل کرتے ہیں۔ تو یہ عمل اس کے لئے احمد ثواب کا موجب بنتا ہے۔ ان اوشادات کے پیش نظر مسلمانوں نے زراعت کی طرف زیادہ توجہ کی اور اسے بہت ترقی دی۔ خاص کر ان کے مسلمانوں نے نرسے کمال تک پہنچا دیا۔ ان کو نباتات کی دیکھ کر علم تھا۔ وہ جانتے تھے۔ کہ نباتات میں نر دماغہ پائے جاتے ہیں۔ ان کو بیرون لگانا اور خشکی طور پر پھیل دینا خوب آتا تھا۔ نباتات میں وہ سرعت بخوار و خوردہ دے سکتے تھے۔ پیداکر سکتے تھے۔ انہوں نے بیوند کے آٹھ مختلف طریقے ایجاد کئے۔ بیوند کو سورج کی گرمی سے پکانے کے لئے وہ سورج دار برتن استعمال کرتے تھے۔ تاکہ پانی کا ایک ایک قطرہ اس پر پگھلتا ہے۔ بیوند کو کھڑکڑا کر پھینک دیا۔ وہ کئے پھولوں میں چھانچا کرتے تھے۔ تاکہ رخت پھولوں کی اسباب مفاد رہے۔ اور وہ پک کر اچھی خوشبو اور

عمدہ دانق دیں۔ رنگ دینے والے پر سے مثلاً جمیڈ اور تیل کو انہوں نے ہندوستان سے لے کر اپنے ملک کی کمی کو پورا کیا۔ انہوں نے لگ ب لگ کی مختلف اقسام پیدا کیں اور انہیں ترقی دی۔ پھول تیار اور ہریالی سے سجاوٹ کرنے میں بھی وہ اپنی تانی نہ رکھتے تھے۔ جیوڈیوں میں ہمیشہ رنگ موزونیت اور آمیزش کا خیال رکھا جاتا تھا۔ انہوں نے حرمت اچھی اجناس اور بہتر پھول پیدا کرنے پر ہی بس نہ کی۔ بلکہ ان کے استعمال اور ذخیرہ اندوزی کے عمدہ طریقے بھی ایجاد کئے۔ وہ گندم کو دو دو سال تک محفوظ رکھ سکتے تھے۔ جو ہر نکالنے اور عرق عطر کھینچنے میں بھی ان کو کمال حاصل تھا۔ باغوں میں خوشبودار پھولوں کے تختوں کے تختے محض عطر کھینچنے کے لئے بنائے جاتے تھے۔ مشہور ہے کہ انہوں نے اڑھائی ہزار مختلف اقسام کا عطر تیار کیا۔ خزینہ ذراعت کے ہر شعبہ اور شریح میں اندھی مسلمانوں کو کمال حاصل تھا۔ لیکن ان کے مسلمانوں کے احوال کے ساتھ ساتھ ان سے یہ علم بھی جانتے رہے۔ اور مغربی ممالک نے ان کے ہی علوم اپنا کر انہیں ترقی دی۔ حتیٰ کہ آج وہ ذراعی علم سے ہم نوا ہے۔ بہت آگے ہیں۔ ان کی پیداوار اور ہادی پیداوار میں سین دھند اور ایک کی نسبت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ امریکہ میں کئی اوسط پیداوار ۵۰ من فی ایکڑ ترقی اٹھانے میں ۱۰۰ من فی ایکڑ ترقی جاتی ہے اور یہ سب کچھ ذراعی علوم کو ترقی دینے کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ ہندوستان کی یہ ترقی خدا تعالیٰ کی عجیب جھانڈان کو ظاہر کرتی ہے۔ اور اسلام کی صداقت کی گواہی دہی ہے۔

یہ کٹر دل کریں۔ اور ہر دن ایک دو پھول پر ہی اکتفا کریں تا آنکہ فصل ضروریات زندگی سے محروم نہ ہو جائے۔ اس غیر طبعی نظریہ کے خلاف اسلام کہتا ہے لا تقننوا اولادکم خشیتہ۔ املاق نحن نودقہم ذابناکم کہ تم جو کھجور کے ڈر سے اپنی اولاد کو تباہ نہ کرو۔ اور تم کو بھی رزق دیکھا اور آئندہ تمہاری نسل کو بھی بچائے گا۔ آج دیکھئے کہ جب لوگوں کو آئندہ نسل کے لئے اس زمین کی پیداوار کے کتنی نہ ہونے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اور وہ اپنی ناقص عقل کی ہمتی میں اس کے عمل کی تلاش میں لگ گیا۔ لوہیاں مارنے لگے تو اس طرح ہمارے حکیم خدا نے اپنے وقت کے سفارین عین ذلت بلے سے سامان پیدا کرنے کی بدولت پیداوار دس سے بیس گنا تک بڑھ گئی۔ اور آج بھی چونکہ اس کی نسل بہت بڑھ چکی ہے اسے قحط کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ بلکہ ان میں سے بعض کے لئے حاصل پیداوار کا سلسلہ دو دو سر کا موجب بنا ہوا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی اس فی آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنے مدد کے سے مصلحت پیداوار کو بڑھانے کے مختلف طریقے عتوق کو سکھائے گا۔

مزدورت اس بات کی ہے کہ ہم وقت کے تقاضے کو پورا کرنے ہوتے ان وسائل کو استعمال میں لائیں۔ اور اپنی مخلوق خدا اور دین کی خدمت کا موقع حاصل کریں۔ ان وسائل کو معروض کرنے کے لئے مزدوری ہے کہ ذراعت کے مشن لبریکر کا مطالعہ کیا جائے۔ ہمارے ذمہ داروں کو پرانے طریقے چھوڑ کر نئے طریق اپنانے میں ہلک نہیں چاہئے۔ موجودہ زمانہ میں کاشتکاری ایک وسیع علم کی صورت اختیار کر چکی ہے ایک زمیندار مختلف طریقوں سے اپنی آمدنی بڑھا سکتا ہے سب سے پہلے اسے ہنر طور پر زمین کی تیاری کرنی چاہئے۔ اس کے لئے وہ نئے آلات ذراعت خریدے۔ اپنے حالات کے مطابق نئے آلات کا انتخاب کرے اور ان کو استعمال میں لائے۔ دوسری چیز مختلف

کھا دون کا علم ہے۔ کھا دون کو مستحبات اور اس کے صحیح استعمال کے ذرائع اسے معلوم ہو جائے چاہئیں۔ پھر یہ کہ گوبر کی کھا دوں کو سفید کرنے پر تیار کر کے کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ سڑکھا دینے کا طریق کیا ہے۔ دلائی کھا دون کے استعمال بھی ضروری ہے۔ ہمارے ہاں وہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

فصلوں کے علاوہ اٹھکن باغات بھی آدھ کا موجب ہیں۔ باغ کے ذریعہ فصلوں کے علاوہ مختلف طریقوں سے آمد حاصل کی جا سکتی ہے۔ مثلاً اس میں زبردستی سبزیوں یعنی بادی اور ادراک کوئی جا سکتی ہیں۔ مرغیاں پالی جا سکتی ہیں۔ جو کہ ایک طرفت معرکے لئے کوڑھے کھاتی ہیں اور دوسری طرف عمدہ کھا دوں پیدا کرتی ہیں۔ شہد کی مکھیاں رکھ کر بھی مقدار میں شہد حاصل کی جا سکتا ہے۔ ویشم کے کڑھے پلے جا سکتے ہیں۔ جو کہ بڑے صنایع کا باعث ہیں۔ باغ میں آداب جگہ پر تالاب بنا کر پھلیاں جیا کی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ شوشی وغیرہ پال کر ایک معقول آمد حاصل کی جا سکتی ہے۔

ان تمام امور کے متعلق ہمارے ملک میں ایسے لبریکر مل سکتے ہیں۔ جسے سمجھ کر پڑھا لکھا انسان کو بڑھ سکتا ہے۔ ہمارے ذمہ داروں کو موجودہ زمانہ کی ذراعت اور اس کے مختلف شعبوں کا علم حاصل کر کے فائدہ اٹھانا چاہئے کیونکہ اب زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے زیادہ رقبہ زیر کاشت لانے کی گنجائش نہیں بلکہ اب ٹھوسے رقبے سے مختلف طریقے اور وسائل کام میں لاکر زیادہ پیداوار حاصل کرنا ضروری ہے۔

ذکوٰۃ کی ادائیگی اصول کو بڑھانی اور تزکیہ نفس حکوتی ہے۔

اسدی بہنو!

اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانا آپ کا فرض ہے۔ آپ بھی اس طرف توجہ دیں۔ خود بھی اخبار خرید کر پڑھیں اور اپنی دوستوں کو بھی اخبار خرید کر پڑھنے کی تحریک کریں۔

آپ کا یہ قدم اخبار الفضل کی اشاعت بڑھانے کا موجب ہو گا۔ (منیجر الفضل)

